کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نام رضاؔ تم پہ کروڑوں درود

بے نمازی کا انجام

مصنف

عطائے مفتی اعظم ہند

حضرت مولانا محمد شاکر علی نوری

(امیر سنی دعوت اسلامی)

اشاعت باردوم: ۲۰۰۹

ناشر

مکتبۂ طیبہ ۱۲۶/کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳۔

فون: ۲۲۴۳۴۳۶۶

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ
وعلیٰ اٰلك واصحابك یا حبیب اللّٰہ

دنیا میں جہاں نظر اٹھا کر دیکھئے اُمت مسلمہ حالت اضطراب میں دکھائی دیتی ہے۔سکون، چین، اطمینان، کامیابی اور کامرانی نے گویا ہم سے منہ پھیر لیا ہو، ایک مظلوم و بےکس قوم کی حیثیت سے ہم اپنے لیل ونہار گزار رہے ہیں اور پوری دنیا لقمہٴ تر سمجھ کر جس طرح چاہے ہم کو کچلنے اور برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ہم نے اپنی تباہی اور بربادی کے اسباب اپنے تئیں کچھ بھی بھلے ہی متعین کر لئے ہوں، لیکن قرآن جو وجہ بیان کرے وہی حق اور صحیح ہے۔

دراصل ہم اپنے سنہرے ماضی اور کامیاب داعیان دین کی زندگی سے نہ کما حقہ واقف ہیں اور نہ ان کے کردار اور لیل ونہار کو اپنانے کے خواہشمند، ہم ان کی یادیں تو منا لیتے ہیں لیکن ان کی عادتیں نہیں اپناتے، ہم ان کی کرامتوں کا تذکرہ تو کر لیتے ہیں لیکن ان کے ذوق عبادت وریاضت اور نفس کچلنے کے حربے سے واقف نہیں ہوتے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف قرآن وسنت کے پابند ہو کر زمین کے وارث دکھائی دیتے تھے لیکن، ہم زمینوں پر گناہوں کے نشان کر کے زمینوں سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔

آیئے! قرآن مقدس کی روشنی میں اسلاف کے طریقے کو چھوڑنے کا انجام اور ان کی اداؤں سے واقف ہونے کی کوشش کریں تاکہ ہم بھی دارین کے خسارے سے

بچ سکیں۔ارشادِ خداوندی ہے: **فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۔ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡئًا ○**

''تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ دیا جائے گا۔'' (کنز الایمان، سورۂ مریم، آیت ۵۹، ۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

ضائع کرنے کا معنی یہ نہیں کہ انہوں نے اسے بالکل چھوڑ دیا بلکہ یہ کہ انہوں نے اسے اس کے وقت سے پیچھے کر دیا۔

امام التابعین حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی اس نے ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو کہ عصر کا وقت ہو جائے اور عصر کی نماز مغرب تک مؤخر کر دے، مغرب کی نماز عشا تک اور عشا کی نماز فجر تک مؤخر کر دے اور فجر کی نماز طلوع آفتاب تک نہ پڑھے، جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے اور توبہ نہ کرے اسے اللہ تعالیٰ نے مقام ''غی'' سے ڈرایا ہے اور یہ جہنم کی ایک نہایت گہری وادی ہے جس کا ذائقہ بہت برا ہے۔

مذکورہ آیات نے ہمارے اسلاف کی کامیابی کی وجہ اور ہماری ناکامی کے اسباب سے پردہ اٹھا دیا۔ یقیناً نماز ترک کرنا کتنا بھیانک جرم ہے اس کو قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھنے کی ضرورت ہے اس لئے کہ جو چیز ہم کو جہنم میں لے جا سکتی ہے یقیناً وہ ہماری دنیوی زندگی کو جہنم بنا سکتی ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا:

''**فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ** تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی

نماز سے بھولے بیٹھے ہیں''۔(کنزالایمان، سورۂ ماعون، آیت ۴،۵)

یعنی نمازوں سے غفلت برتتے اور سستی کرتے ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جو نماز میں سستی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''وقت میں تاخیر کرنا یعنی نماز کو وقت سے مؤخر کرنا' ان لوگوں کو نمازی قرار دیا لیکن جب وہ سستی کرتے اور نماز کو وقت سے مؤخر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ''ویل'' سے ڈرایا اور وہ سخت عذاب ہے۔کہا گیا ہے یہ جہنم میں ایک وادی ہے اگر اس میں دنیا کے پہاڑ چلائے جائیں تو وہ اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نماز میں سستی کرتے اور وقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ بارگاہ خداوندی میں توبہ کریں اور اپنی کوتاہی پر نادم ہوں۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے جہنمیوں کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قَالُوا مَا سَلَکَکُمْ فِی سَقَر قَالُوا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِیْنَ حَتّٰی اَتٰنَا الْیَقِیْنُ فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ الشَّافِعِیْنَ ٥

(جنتی جہنمیوں سے پوچھیں گے) تمہیں کیا بات جہنم میں لے گئی؟ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے، اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے، اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی، تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی''۔(سورۂ مدثر، پارہ:۲۹، رکوع ۱۶)

میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! مذکورہ آیات سے اندازہ لگ گیا ہوگا کہ تاخیر سے نماز پڑھنے اور بالکل نماز نہ پڑھنے کی کیا سزا ہے؟ اب آیئے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں بھی نماز چھوڑنے کی وعیدیں ملاحظہ کریں تاکہ آئندہ نماز کی پابندی کر کے اللہ رب العزت کے عذاب سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر وہ درست ہوئی تو اس نے فلاح اور کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رسوا ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا‘‘۔ (کنز العمال، ج/۲،ص/۲۸۲)

میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! میدان محشر کی رسوائی اور نقصان اٹھانے کی کس میں ہمت ہے لہٰذا پہلے سوال کے جواب میں ناکامی نہ ہو اس کے لئے تیاری کریں، یعنی نماز پڑھیں اور ترک صلوٰۃ سے بچیں۔

ایک اور مقام پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان عہد (فرق) نماز ہے، پس جس نے اسے چھوڑا، اس نے کفر کیا‘‘۔ (سنن نسائی، ج/۱،ص/۸۱)

میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! اگر کوئی کسی مسلمان کو کافر کہے تو ایک مسلمان تلملا اٹھتا ہے، لیکن اسے نہیں معلوم کہ نماز چھوڑنا یہ ایسا گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے بندے کے مسلمان ہونے میں فرق آجاتا ہے اور وہ کافر جیسا کام کرنے کا مرتکب ہو جاتا ہے، جیسا کہ مذکورہ حدیث شریف سے واضح ہوا۔

ایک اور مقام پر خاص نماز عصر کے چھوڑنے سے متعلق حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جس شخص سے عصر کی نماز فوت ہوجائے اس کا عمل ضائع ہوگیا‘‘۔

(صحیح بخاری، ج/۱،ص/۷۸)

چونکہ یہ تجارت کا وقت ہوتا ہے اور بندہ مال کمانے کی مصروفیت کی وجہ سے خاص نماز عصر میں غفلت برتتا ہے، اسے نہیں معلوم کہ نماز عصر کی حفاظت کی تاکید خود اللہ رب العزت نے قرآن مقدس میں فرمائی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

’’نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی، اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے‘‘۔ (کنز الایمان، سورہ بقرہ، آیت/۲۳۸)

میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! جس نماز کی حفاظت کی خاص تاکید کی گئی اس سے اس وقت کی نماز کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نماز عصر کے ترک کرنے پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کے ضائع ہونے کی وعید سنائی۔ نماز عصر ایسے وقت آتی ہے جو خاص مصروفیت کا وقت ہوتا ہے۔ آدمی تجارت، تفریح، گھر لوٹنے کی تیاری وغیرہ میں مصروف ہوتا ہے، ایسے وقت میں اگر بندہ ساری چیز کو چھوڑ کر نماز عصر وقت پر ادا کرے تو اس سے اس کے اعمال بھی محفوظ ہوں گے اور تعمیل حکم کی جزا بھی ملے گی، اس لئے خاص طور پر نماز عصر کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیے۔

ایک اور مقام پر نماز ترک کرنے والے کے حوالے سے کتنی سخت وعید رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی ہے، ارشاد فرمایا: ''جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے اس سے اللہ تعالیٰ کا عہد امان اٹھ گیا''۔ (کتاب الکبائر بحوالہ الدر المنثور، ج ۱/ص ۲۹۸)

ذرا غور کریں! اگر بندہ اللہ رب العزت کی امان سے نکل جائے تو پھر کون ہے جو اسے دامن امان پیش کر سکے؟ کیا آج مسلمانوں کا کوئی بظاہر پرسان حال دکھائی دیتا ہے، روئے زمین کے جس چپے پر نگاہ اٹھائی جائے ہر طرف زبوں حالی اور کسمپرسی ہی نظر آتی ہے، ایسا لگتا ہے جیسے ہم دنیا میں بے سہارا ہو گئے ہوں۔

میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! آج ہر ایک کے لئے جو ہم لقمۂ تر بنے ہوئے ہیں اس کی کئی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نے اللہ کی امان توڑ دی اور مارے مارے پھر رہے ہیں۔ آؤ نماز کا عہد کریں اور پھر سے اللہ کے دامن امان میں پناہ حاصل کریں۔

اسی طرح ایک اور مقام پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز کی حفاظت کرے اس کے لئے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی، اور جو اس کی حفاظت نہ کرے تو قیامت کے دن نہ نور ہوگی نہ برہان اور نہ نجات، اور وہ شخص قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

بعض علما فرماتے ہیں کہ نماز کے تارک کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان، اُبی بن خلف) کے ساتھ اس لئے اُٹھایا جائے گا کہ اس نے اپنے مال، حکومت، وزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز کو چھوڑا۔ اگر وہ مال میں مشغول ہوتا ہے (اور نماز چھوڑتا ہے) تو اس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا۔ اگر حکومت میں مشغول ہوتا ہے تو فرعون کے ساتھ حشر ہوگا۔ اگر وزارت میں مشغولیت ہے تو ہامان کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر تجارت میں مشغول ہو کر نماز کو ترک کرتا ہے تو اس کو اُبی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو مکہ مکرمہ میں کفار کا (بہت بڑا) تاجر تھا۔ (کتاب الکبائر، ص ۳۷)

میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! مذکورہ افراد کون تھے؟ دشمن خدا ورسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) تھے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، کون مسلمان پسند کرے گا کہ قیامت کے دن ان دشمنان خدا ورسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اس کا حشر ہو؟ یقیناً کوئی بھی نہیں چاہے گا، لہٰذا محشر میں ان کے ساتھ سے بچنا ہو تو ہم کو دنیا میں نماز پڑھنا ہوگا تاکہ یہی نماز ہم کو نور وسرور بخشے اور دشمنوں کے ساتھ حشر ہونے سے بچائے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا بھی تارک نماز کے متعلق کیا حکم ہے؟ ذرا پڑھیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''سنو! جو نماز کو ضائع کرتا ہے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں''۔

اسلام سراسر خیر ہی ہے۔ اسلام کی وجہ سے اللہ رب العزت نے اس کے ماننے والوں کو عزت عطا فرمائی ہے بلکہ قرآن مقدس میں جا بجا زندگی کی آخری سانس تک اسلام پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے، بلکہ ایک مقام پر اللہ رب العزت نے اسلام دے کر اپنی خوشی کا اظہار فرمایا ہے، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اولاد کو اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے جس کا ذکر قرآن مقدس میں موجود ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جس اسلام کو امام حسین نے کربلا میں جان دے کر بچایا تھا اگر اس اسلام میں ہمارا حصہ نہ ہو تو یہ

کتنے بڑے خسارے کی بات ہے، اگر کوئی نماز ترک کر دیتا ہے تو اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں لہٰذا خدارا نماز قائم کریں اور اپنا حصہ اسلام میں ضرور باقی رکھیں۔

ایک اور روایت پڑھیئے اور نماز چھوڑنے والے کے حوالے سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ جانئے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سند سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام میں سب سے زیادہ پسندیدہ کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑا اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے۔

(شعب الایمان بحوالہ الدر المنثور، ج/۱، ص/۲۹۶)

نماز دین کا ستون ہے گویا نماز کا ترک کرنے والا دین کے ستون کو گرا دیتا ہے، اپنے دین کو ڈھا دیتا ہے، مسلمانو! ہوش کے ناخن لو اور خدارا دین سے کھلواڑ نہ کرو نماز کے پابند بنو اور دین کے محافظ بھی۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ ہوا تو عرض کیا گیا اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہے) آپ نے فرمایا: ہاں سنو! جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں---اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حالت میں نماز ادا کی کہ آپ کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ترک نماز کے علاوہ کسی عمل کو کفر نہیں جانتے تھے۔ (یہ مطلب نہیں کہ نماز نہ پڑھنے والا کافر ہو جاتا ہے بلکہ اس کی شدت اور بہت بڑا جرم ہونے کی طرف اشارہ ہے یعنی نماز نہ پڑھنا تو کفار کی علامت ہے مسلمان ایسا کیوں کرتا ہے)۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو

نماز نہیں پڑھتی تھی تو آپ نے فرمایا: جو نماز نہ پڑھے وہ کافر (بہت بڑا مجرم) ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو نماز نہ پڑھے اس کا دین نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو شخص جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

(مجمع الزوائد، ج ۱، ص ۲۹۵)

ذرا غور کرو کہ اگر اللہ رب العزت اپنے بندے سے ناراض ہوگا تو اس کا انجام کتنا سخت ہوگا، اسی طرح فرمایا گیا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے یوں ملاقات کرے کہ وہ نماز کو ضائع کرنے والا ہو تو اللہ عزوجل اس کی کسی نیکی کی پرواہ نہیں کرے گا۔ (کتاب الکبائر، ص ۳۸)

یعنی وہ کیا عمل کرتا ہے اور کیا نیکی کرتا ہے کسی خیر کی پرواہ نہیں کی جائے گی۔ آج مسلمان بہت سارے نفل کام میں لگے رہتے ہیں اور نماز کو آسانی سے ضائع کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ عزوجل ہم سے راضی ہو جائے گا تو انہیں مذکورہ ارشاد سے سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ عزوجل ان کی کسی نیکی کی پرواہ نہ کرے گا۔

بعض لوگ نماز اس طرح پڑھتے ہیں کہ اس کے ارکان کا خیال نہیں کرتے گویا وہ جیسے تیسے ذمہ داری پوری کرتے ہیں سنو ان کے متعلق رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا:

''جب بندہ شروع وقت (مستحب وقت میں) نماز پڑھتا ہے، تو وہ نماز آسمان کی طرف جاتی ہے اور اس کے لئے نور ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ عرش تک پہنچ جاتی ہے اور قیامت تک نماز پڑھنے والے کے لئے بخشش کی دعا مانگتی رہتی ہے، وہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی اور جب بندہ وقت کے بعد نماز پڑھتا ہے تو وہ آسمان کی طرف اس طرح جاتی ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے۔ جب وہ آسمان تک پہنچتی ہے تو وہ پرانے کپڑے میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے اور اسے اس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے اور وہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تجھے ضائع

کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ (کنزالعمال، ج ر ۷، ص ر ۳۶۱)

اسی طرح کچھ لوگ وقت ختم ہونے کا انتظار کرتے ہیں اور آخری وقت میں نماز ادا کرتے ہیں اور دو نمازوں کو ایک ساتھ جمع کرتے ہیں ان کے بارے میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازوں کو جمع کرے وہ گناہ کبیرہ کے بہت بڑے دروازے کے پاس آیا''۔

نماز کے فوائد اور نماز چھوڑنے کی سزا دنیا و آخرت میں کیا ہے اسے بھی پڑھیں۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص پانچ فرض نمازوں کی پابندی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پانچ اعزازات عطا فرماتا ہے:

۱) س سے رزق کی تنگی اٹھالیتا ہے۔

۲) اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳) اسے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دے گا۔

۴) وہ پل صراط پر بجلی چمکنے کی طرح گزرے گا۔

۵) حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جائے گا۔

اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پندرہ سزائیں دیتا ہے، پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں، تین قبر سے نکلتے وقت۔

دنیا میں ملنے والی سزائیں یہ ہیں:

۱) اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔

۲) اس کے چہرے سے نیک لوگوں کی علامت مٹا دی جاتی ہے۔

۳) اسے اللہ تعالیٰ کسی عمل کا اجر نہیں دیتا۔

۴) اس کی دعا آسمان کی طرف اٹھائی نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی)۔

۵) اسے نیک لوگوں کی دعا سے حصہ نہیں ملتا۔

موت کے وقت پہنچنے والی سزائیں یہ ہیں:

۱) وہ ذلیل ہو کر مرتا ہے۔

۲) بھوک کی حالت میں مرتا ہے۔

۳) پیاسا مرتا ہے، اگرچہ دنیا کے تمام سمندروں کا پانی اسے پلایا جائے اس کی پیاس نہیں بجھتی۔

قبر میں پہنچنے والی سزائیں یہ ہیں:

۱) اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔

۲) اس کی قبر میں آگ جلائی جاتی ہے وہ صبح وشام انگاروں پہ لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔

۳) اس کی قبر پر ایک اژدہا مقرر کیا جاتا ہے جس کا نام ''شجاع اقرع'' ہے۔ اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہیں۔ ہر ناخن ایک دن کی مسافت کے برابر لمبا ہے۔ وہ میت کو ڈستا ہے اور کہتا ہے میں ''شجاع اقرع'' ہوں۔ اس کی آواز سخت آواز والی گرج کی طرح ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے اس بات پر ماروں کہ تو نے صبح کی نماز طلوع آفتاب تک نہ پڑھی، اور اس بات پر ماروں کہ تو نے ظہر کی نماز عصر تک مؤخر کی، اور اس بات پر ماروں کہ تو نے عصر کی نماز مغرب تک نہ پڑھی، اور اس بات پر ماروں کہ تو نے مغرب کی نماز عشا تک ادا نہ کی، اور تجھے اس بات پر ماروں کہ تو نے عشا کی نماز کو صبح تک مؤخر کیا۔ وہ جب بھی اسے کوئی ضرب مارتا ہے تو وہ زمین میں ستر گز تک دھنس جاتا ہے، پس وہ قیامت تک زمین میں عذاب پائے گا۔

اللہ عزوجل ہم کو صحیح سمجھ دے اور نماز کو اس کے وقتوں پر ادا کرنے کی توفیق دے اور عذاب نار اور عذاب مار سے بچائے۔

اور وہ عذاب جو قبر سے نکلنے کے بعد قیامت میں ہوں گے وہ یہ ہیں:

۱) حساب کی سختی۔

۲) رب تعالیٰ کی ناراضگی۔

۳) جہنم میں داخلہ۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ (بے نمازی) قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے پر تین سطروں میں لکھا ہوگا۔ پہلی سطر میں ہوگا اے اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کرنے والے، دوسری سطر میں لکھا ہو گا اے غضب خداوندی کے ساتھ مخصوص شخص، اور تیسری سطر میں لکھا ہوگا جس طرح تو نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کیا اسی طرح آج تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک شخص کو لاکر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں لے جانے کا حکم دے گا، وہ پوچھے گا یا اللہ! کیوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس لئے کہ تو وقت پر نماز نہیں پڑھتا تھا اور جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک دن آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں یوں دعا مانگی:

''یا اللہ! ہم میں کسی کو بد بخت یا محروم نہ بنا''۔

پھر فرمایا: جانتے ہو بد بخت محروم کون ہے؟ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کون ہے؟ فرمایا: ''جو نماز نہیں پڑھتا''

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے ''ملحم'' کہا جاتا ہے۔ اس میں سانپ ہیں، ہر سانپ اونٹ کی گردن کی طرح موٹا ہے، اس کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت جیسی ہے، وہ نماز نہ پڑھنے والے کو ڈسے گا تو اس کا زہر اس شخص کے جسم میں ستر سال تک کھولتا رہے گا، پھر اس کا گوشت زرد رنگ کا ہو جائے گا۔

حکایت

روایت ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول علیہ السلام! مجھ سے بہت بڑا گناہ سرزد ہوا اور میں نے بارگاہ الٰہی میں اس گناہ سے توبہ کر لی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ میرے گناہ بخش دے اور میری توبہ قبول فرمائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا گناہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی مجھ سے زنا سرزد ہوا جس سے میرے یہاں بچہ پیدا ہوا پس میں نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے فاسقہ فاجرہ عورت یہاں سے چلی جا، کہیں تیری نحوست کی وجہ سے آسمان سے آگ نازل ہو کر ہمیں بھی جلا نہ دے، چنانچہ وہ شکستہ دل ہو کر وہاں سے چلی گئی۔

اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے اور فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے موسیٰ! توبہ کرنے والی عورت کو تم نے کیوں واپس کر دیا؟ کیا آپ نے اس سے زیادہ برائی والا نہیں دیکھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: جبرئیل اس سے زیادہ شر والا کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے۔

حکایت

ایک بزرگ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کی ایک بہن انتقال کر گئی تو وہ اس کے پاس آئے۔ دفن کے وقت ان کی مال سے بھری ہوئی تھیلی اس خاتون کے قبر میں گر گئی اور کسی کو معلوم نہ ہو سکا حتیٰ کہ وہ قبر سے واپس آ گئے پھر لوگوں کے واپس جانے کے بعد وہ گئے اور قبر کو کھودا تو کیا دیکھتے ہیں کہ قبر میں اس خاتون پر آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ چنانچہ قبر پر مٹی ڈالی اور روتے ہوئے غمگین حالت میں اپنی ماں کے پاس آئے اور پوچھا اے ماں! مجھے میری بہن کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیا عمل کرتی تھی؟ ماں نے کہا تم اس کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا امی جان! میں نے اس کی قبر میں آگ شعلہ زن دیکھی ہے۔ فرماتے ہیں ان کی ماں بھی رونے لگی اور اس نے کہا: اے میرے بیٹے! تمہاری بہن نماز میں بہت سستی کرتی تھی اور وقت سے مؤخر کرتی تھی---

اللہ اکبر! جو لوگ وقت پر نماز نہیں پڑھتے ،ان کا یہ حال ہے تو جو بالکل نہیں پڑھتے ،ان کا کیا حال ہوگا --- ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں وقت پر نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بے شک وہ جواد و کریم ذات ہے۔

نماز مکمل نہ کرنے والے کی سزا

یعنی وہ لوگ جو نماز میں محض اوپر نیچے ہوتے ہیں اور رکوع وسجود پورا نہیں کرتے ان کی کیا سزا ہے، تو اس سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے:

''تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(کنز الایمان، سورہ ماعون، آیت ۴، ۵)

اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ وہ نماز میں (مرغ کی طرح) چونچیں مارتے ہیں اور رکوع وسجود پورا نہیں کرتے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی ، پھر حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا آپ نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا:''واپس جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی''، وہ واپس گیا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام پیش کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا:''جاؤ، نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی''۔ چنانچہ وہ گیا اور پہلے کی طرح نماز ادا کی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جاؤ نماز پڑھو، بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی''۔ تین مرتبہ ایسا ہوا، تیسری مرتبہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے سکھائیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو

پھر جس قدر قرآن پاک سے پڑھنا آسان سمجھو پڑھو، پھر رکوع کرو حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ، پھر کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو، اس کے بعد سجدہ کرو حتیٰ کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے کرو اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔ (کتاب الکبائر بحوالہ صحیح البخاری، ج ۱/ص ۱۰۹، سنن ابی داؤد ج ۱/ص ۱۳۱)

معلوم ہوا کہ جس نماز میں اطمینان نہ ہو وہ نماز نماز ہی نہیں، کیا ہم کو نماز میں وہ اطمینان حاصل ہوتا ہے جس کا ذکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی ہم اس اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں، اگر نہیں تو آج ہی سے اس کا خیال کریں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ایک بدری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نماز جائز نہیں جس کے رکوع وسجود میں آدمی اپنی پیٹھ کو سیدھی نہ کرے'' (کتاب الکبائر بحوالہ سنن ابی داؤد)

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے حتیٰ کہ وہ رکوع وسجدہ میں اپنی پیٹھ کو سیدھا رکھے۔ (ایضا بحوالہ سنن ابی داؤد، ج ۱/ص ۱۳۱)

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو واضح فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھتے ہوئے رکوع وسجود کے بعد پیٹھ کو سیدھا نہ رکھے جیسا کہ وہ پہلے تھی تو اس کی نماز باطل ہے، اور یہ فرض نماز میں ہے، اسی طرح طمانیت بھی ضروری ہے، یعنی ہر عضو کو اس کی جگہ پر برقرار رکھا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''وہ شخص سب سے بڑا چور ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے، عرض کیا گیا کہ نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع سجدہ اور قراءت کو پورا نہ کرنا''۔ (کتاب الکبائر بحوالہ مجمع الزوائد، ج ۲/ص ۱۲۰)

جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چور فرمایا وہ یقیناً چور بھی ہے اور مستحق سزا بھی،

لہٰذا اپنا نام چوروں میں درج کروانے سے بچیں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو اپنے رکوع اور سجدے کے درمیان پیٹھ سیدھی نہیں رکھتا''۔ (کتاب الکبائر بحوالہ مسند امام احمد بن حنبل ج ۴/ص ۲۲)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ طریقہ منافق کی نماز کا ہے کہ وہ سورج کے غروب ہونے کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو یہ (نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے، اور چار مرتبہ (زمین پر) چونچیں مارتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتا ہے''۔ (کتاب الکبائر بحوالہ صحیح مسلم، ج ۱/ص ۲۲۵)

منافق کا ٹھکانہ جہنم کی سب سے نچلی وادی ہے، اس لیے ہماری نماز منافق کی نماز سے بالکل مختلف ہونی چاہیئے تا کہ ہمارا حشر ان کے ساتھ نہ ہو۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز پڑھائی، پھر تشریف فرما ہوئے، اتنے میں ایک شخص داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ وہ رکوع اور سجود میں چونچیں مارنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو دیکھو اگر یہ مر جائے تو دین محمدی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) پر نہیں مرے گا۔ یہ نماز کو اس طرح چگتا ہے جس طرح کوا خون چگتا ہے۔ حضرت ابو بکر بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنی صحیح (صحیح ابن خزیمہ) میں نقل کی ہے۔

آج بہت سارے لوگ بہت تیزی سے نماز سے فارغ ہو کر مسجد کے باہر دنیوی گفتگو میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اپنی نمازیں اتنی جلدی پڑھتے ہیں گویا کوئی ان پر مسلط ہے کہ جلدی کرو ورنہ گردن ماردی جائے گی۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

مسلمانو! ڈرو آخرت کے عذاب سے اور نماز درست کرو تا کہ دین محمدی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم) پر خاتمہ ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نمازی کے دائیں جانب ایک فرشتہ ہوتا ہے اور دوسرا فرشتہ بائیں جانب ہوتا ہے اگر وہ نماز کو مکمل طور پر ادا کرے تو فرشتے اس نماز کو اوپر اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتے ہیں اور اگر اسے ناقص طور پر ادا کرے تو وہ اس کے منہ پر دے مارتے ہیں''۔

کاش! ہم ایسی نماز ادا کریں جو فرشتہ لے کر بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہو اور مولیٰ عزوجل مقبول و منظور فرمالے۔

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو، اس کے رکوع، سجود اور قراءت کو مکمل کرے تو نماز کہتی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے، جس طرح تو نے میری حفاظت کی، پھر اس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لئے چمک اور نور ہوتا ہے، پس اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ تک پہنچایا جاتا ہے، اور وہ اس نمازی کی شفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رکوع، سجدہ اور قراءت مکمل نہ کرے تو وہ کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے چھوڑ دے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا پھر اس کو اس طرح آسمان پر لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر اس کو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک سجدہ کرے تو اپنا چہرہ، ناک اور ہاتھ (کی ہتھیلیاں) زمین پر رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ میں سات اعضاء پر

سجدہ کروں۔(یعنی) پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیاں، گھٹنے اور قدموں کے اگلے حصہ پر، اور میں بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں۔ پس جو شخص ہر عضو کو اس کا حق نہ دے، اس پر وہ عضو نماز کے ختم ہونے تک لعنت کرتا رہتا ہے۔

یاد رکھیں! قیامت کے دن ہمارے اعضا کے بارے میں ہم سے سوال ہوگا، اگر ہم نے اعضائے بدن کو نماز میں صحیح طریقے سے استعمال کیا تو ان شاءاللہ کل بروز قیامت یہ نماز ہمارے لیے نور اور آخرت کے سرور کا سبب بنے گی۔

اور آگے پڑھئے۔

امام بخاری نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رکوع وسجدہ پورا نہیں کرتا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتقال کر جاؤ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر تمہاری موت نہیں ہوگی۔

(صحیح بخاری، ج ۱/ص ۱۰۹)

سنن نسائی کی روایت میں ہے کہ آپ نے پوچھا: تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا: چالیس سال سے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے چالیس سال سے نماز بالکل نہیں پڑھی اور اگر تمہارا انتقال ہوا تو تم دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر نہیں مروگے۔ (کتاب الکبائر بحوالہ سنن نسائی، ج ۱/ص ۱۹۳)

آج اگر نمازیوں کی نماز کا جائزہ لیا جائے تو الا ماشاءاللہ سب کی نماز میں اس قسم کا نقص نظر آتا ہے اور اس نقص کا انجام کتنا سخت ترین ہے کہ خاتمہ دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام پر نہیں ہوگا۔ اللہ ایسے برے خاتمے سے بچائے اور ہم کو اپنی نماز درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

اے ابن آدم! تمہارے دین میں سے کون سی بات تیرے نزدیک قابل عزت ہوگی جب تمہارے یہاں نماز کی کوئی حیثیت نہ ہو اور قیامت کے دن تم میں سب سے پہلے نماز کا ہی سوال ہوگا جس طرح اس سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، کا ارشاد گرامی گزر چکا ہے کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا، پس اگر یہ صحیح ہو تو وہ کامیاب ہوا اور اگر اس میں خرابی ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہوا۔ (کنز العمال، ج ۷ ص ۲۸۲)

لہٰذا ہم کو چاہئے کہ نماز صحیح اور پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں۔

قارئین کرام! اس مختصر کتابچہ کو پڑھ کر دوسروں تک پہنچاؤ تا کہ نماز کی محبت دل میں پیدا ہو سکے اور بندہ اللہ عزوجل کے عذاب سے اپنے آپ کو بچا سکے۔ اللہ رب العزت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل ہم سب کو سچا اور پکا نمازی بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰہ و التسلیم